

پنجاہیت (مشی پر یہم چند)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
شرافت	بھل منسی	کی چیز سے دست بردار ہونا	استنفہ
مطلوبہ	تقاضا	لکھاری، مصنف کی جمع	مصنفین
سازشیں	چالوں	مشترک، حصہ داری	سماجھا
دل پر خوف چھا جانا	کلیجہ و حک سے ہو جانا	حوالے کرنا	سونپنا
عاجزی والا	منگرہ رانہ	آمنے سامنے	رُؤمِرو
گروہ	فریق	پلیٹ	ریکارڈیان
دروازہ	کوڑا	سانس نہ لینا	ڈم نہ لینا
بحث کرنا	مُبایثہ	فائدہ، سخاوت، بھلائی	فیض
تحوڑا آرام کرنا / سانس لینا	ڈم لینا	علم حاصل کرنا	تحصیل علم
قسمت کا کمال، قسمت کی خوبی	ٹوپی تقدیر	کوڑے، چاک	تازیانے
یاد کرنا	یادگار میں ڈالنا	آس پاس / اردو گرد	گرب و جوار
خرابی، رنجش، ناراضی	یگار	قول و قرار	وعدے و عہد
بے سہارا، لا چار	بے کس	رجڑی ہونا، اپنے نام لگوانا	پیڑی کی مہبر
غصے سے بھرا	غصبناک	میکھل، وفاداری، گزارہ	بیباہ
پہچان لینا	تازیانہ	بساط سے زیادہ کام لینا	ٹون پوس لینا
شرمندہ ہونا	بغلیں جھانکنا	جرگہ، پنچوں کی کمیٹی، جھگڑا رفع کرنے کا جلسہ	پنجاہیت
اعتراض والا	مُتّرِضاً	خوف، ڈر	آندیشہ
لڑائی	آن بن	ایک آل جس سے تیر چلاتے ہیں	گمنان
شدید چوٹ لگنا	ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگنا	رسائی / پہنچ	رسوخ
		سمجھ، ادراک، واقفیت	ڈائیسٹ



حکم کرنا، زبردستی، زور آوری	تکمیل کرنا	بنیاد ختم کرنا / نقصان پہنچانا	بڑوکھو دنا
دھوکا دہی	ڈغابازی	بیلوں کی ایک اچھی جوڑی	بیلوں کی گوئیاں مال
مسلسل، تسلسل کے ساتھ بولنا	روانی بیان	ختم کر دینا	منٹو سخ
میٹھی گفتگو، اچھا انداز	شیریں بیانی	ادھار لینا، مانگ لینا	استھارا
ضرورت مند	غرض مند	تائگ، بتل گاڑی	یکے گاڑی
تالے میں جانور جوتنے کی جگہ	یکے کاموں	لگانا	جوتا
مار برداشت نہ کرنا	مارکی تاب نہ لانا	مشکل	ڈوبھر
رات بھر جا گنا	رث بچگا	کوڑے مارنا	کوڑے رسید کرنا
خوش ہونا	پہنچو لئے نہ سانا	سپیدہ صح ہونا، نور کا ترکا ہونا، سوریا ہونا	پوہ پھٹنا
ہرجانہ، انگوکاروں کو ادا کی جانے والی رقم، جنگی جرمانہ	تاوان	سکتے میں آ جانا	کلیجسُن ہو جانا
سچائی	راستی	زمین پر لوٹنا، ترپنا، شدید رنج و غم کا اظہار	چھکاڑیں کھانا
نقصان، کٹنے کا زخم، داغ	چڑکا	ماتم کرنا	چھاتی پہنچانا
گرج کر، سخت لمحے سے	گڑک کر	نکما	نکوڑا
گروہ بنانا	غول بندی	سخاوت والا	فیاضانہ
ہاں کرنا	ہای	لڑائی، بحث و مباحثہ	مجاؤ لے
مکمل	کامیں	باب	پڈڑ
قسم قسم کا ہونا، مختلف اقسام کا ہونا	میٹوں	مصروف	مَفْعُولُون
رگڑ رگڑ کر صاف کرنا، اجالنا	مانجھنا	مودب بیٹھنا، شاگرد ہونا	زاؤ نے ادب تھے کرنا
چن کر نشانہ لگانا	تاک کر نشانہ مارنا	زندگی بھر	تاصین حیات
تکلیف میں اضافہ کرنا، پریشانی کو بڑھانا	زخم پر نمک چھڑکنا	تھک کر، سانس پھول جانا	ہانپ کر
کوئی کسر نہ چھوڑنا	دقیقہ فر گذاشت نہ کرنا	ہناوٹ، شکل	وضع
خدمت	خاطرداری	راحت، آرام، سکون	تسکین
وطل اندازی	مدد اخلاق	تفیش، ہاز پرس، پوچھ گئے	پُرہش



بے اہمیت نہ دینا، بے توہنی	بے اعتنائی	بے تحاشا / بلا توقف	بے در لغ
المصیبت	و بال	آپ سے باہر ہونا	جامے سے باہر ہونا
صلح، فیصلہ	تصفیہ	ممنون احسان، احسان مند، احسان ماننا	شرمندہ منت
روتا پیٹنا، واویلا، کہرا م، آدو بکا	گریہ وزاری	علم دلیل، گفتگو، خوش کلامی	مُنظِّق
بہانہ	عذر	پنجاہیت کرنے والا، ثالث	پنج
دروازہ	کوواڑ	نکتہ چینی، جست	اعتراض
بحث کرنا	مبایغہ	خوشی کی زیادتی	فرط سرست
غصے میں آئے ہوئے، چڑھا پان	جھلائے ہوئے	جھگڑا، فساد	جھیلے
قبل از وقت حفاظت، پیش بندی	حفظ ماقبل	بڑائی کی شان	شانِ فضیلت
غم ناک	الہمناک	بحث	جرح
ہاتھ سے چھو کر معلوم کرنا، بے دیکھے ڈھونڈنا، عنديہ لینا	ٹولنا	حالت تبدیل ہونا	کایا پلننا
نہ ہونا / غیر موجود	نہ ارزد	سخت / پتھریلا	سگین
سینکنا	تاپنا	وہ کاغذ یادستاویز جس میں کسی چیز کو بخشش کا اقرار لکھا جائے	ہبہ نامہ
سخت محنت کرنا	جگر توڑ کر	بغاوت، سرکشی، بے وفا قی	غداری
دو گنا	دونا	بیلوں کی ایک نسل	پچھائیں
خاص نسل کا جانور، نجیب نسل کا جانور	اصلی جانور	آمناسا مانا ہوا، آن بن ہو گئی، بڑائی ہو گئی	ٹھنڈی
سخت گھبرا جانا، ہائے ہائے کرنا	ہاؤ چھوٹ جانا	مشاہدہ، تمثیل	تشبیہ
چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا بھر کس نکال دینا	سچھ مر	میدان جنگ	رزم گاہ
		مشورہ	صلاح
پھیرا، چکر	کھیوے	طبیعت میں امنگ پیدا ہونا	طبیعت لہرانا

خلاصہ (بورڈ 2016ء) (بورڈ 2017ء)

مشی پر یہ چند کا شمار اردو کے اویس انسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ سبق پنجاہیت ان کا ایک مشہور انسانہ ہے جس میں انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔



جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ ایک کو دوسرے پر مکمل یقین تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تو اپنا گھر الگو کو سونپ گئے۔ اس دوستی کا آغاز اس زمانے میں ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمیراتی کے روبروز انوئے ادب تہ کیا کرتے۔ شیخ جمن کی ایک بورڈی یہ وہ خالہ تھیں۔ ان کے پاس کچھ تھوڑی سی ملکیت تھی لیکن وارث کوئی نہ تھا۔ جمن نے سبز باغ دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرائی تھی۔ جب تک ہبہ نامہ پر جمیراتی نہ ہوئی تھی۔ خالہ کی خوب خاطرداریاں ہوتی تھیں لیکن جمن کے نام رجسٹری ہوتے ہی خالہ کی خاطرداریوں پر مہر ہو گئی۔ کچھ دن تک خالہ نے دیکھا مگر جب برداشت نہ ہوا تو جمن سے شکایت کی کہ ”میرا تمہارے ساتھ نباہ نہ ہو گا تم مجھے روپے دے دیا کرو میں اپنا الگ پکا لوں گی۔“ جمن نے بے اعتنائی سے جواب دیا: ”روپیہ کیا یہاں پھلتا ہے؟ میرا خون چوس لو، میں کوئی یہ تھوڑے ہی سمجھتا تھا کہ تم خوب لے خضر کی حیات لے کر آئی ہو۔“

خالہ جان اپنے مرنے کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔ جامے سے باہر ہو کر پنچایت کی دھمکی دی۔ جمن بننے ”ضرور پنچایت کرو مجھے بھی رات دن کا و بال پسند نہیں۔“ اس کے بعد کئی دن تک بورڈی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں۔ گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی اور کہا کہ بیٹا تم بھی گھڑی بھر کو میری پنچایت میں چلے آنا۔

الگو نے بے رخی سے کہا مجھے بلا کر کیا کرو گی؟ جمن میرے پرانے دوست ہیں۔ اس سے بگاڑنہیں سکتا۔ خالہ نے تاک کر نشانہ مارا: بیٹا کیا بگاڑ کے ڈر سے ایمان کی بات نہ کہو گے؟ شام کو ایک پیڑ کے نیچے پنچایت بیٹھی۔ بڑھیا نے اپنادھک بیان کیا۔

رام دھن مصربو لے۔ جمن میاں! شیخ کے بناتے ہو؟ جمن نے کہا خالہ جسے چاہیں پیچ بنا میں۔ مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ خالہ نے الگو چودھری کو پیچ پڑھا۔ جمن فرط مسرت سے باغ باغ ہو گیا۔ الگو بغیں جھانکنے لگا لیکن خالہ نے کہا کہ بیٹا دوستی کے لیے کوئی اپنا ایمان نہیں بیچتا۔ الگو چودھری نے کہا: شیخ جمن، ہم اور تم پرانے دوست ہیں۔ یہ انصاف اور ایمان کا معاملہ ہے۔ خالہ نے اپنا حال کہہ سنایا۔ تم کو بھی جو کچھ کہنا ہے کہو۔

جمن نے کہا کہ میں خالہ کو اپنی ماں کے برابر سمجھتا ہوں۔ ہاں عورتوں میں آن بن رہتی ہے۔ کھیتوں کی حالت کسی سے چھپی نہیں۔ آگے پنچوں کا حکم سراور ماتھے پر۔

الگو قانونی آدمی تھے۔ جرج ختم ہونے کے بعد فیصلہ سنایا۔ شیخ جمن تمہیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کر دو۔ ورنہ ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔ جمن نے جب یہ فیصلہ سناتا تو سنائے میں آگیا۔ اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں۔ جمن کو انتقام کی خواہش چین نہ لینے دیتی تھی۔ خوش قسمتی سے موقع بھی جلد مل گیا۔

الگو چودھری پچھلے سال میلے سے بیلوں کی ایک اچھی گویاں مال لائے تھے۔ پنچایت کے ایک مہینا بعد ایک بیل مر گیا۔ باقی ایک بیل کس کام کا؟ اس کا جوڑا بہت ڈھونڈا اگر نہ ملا۔ ناچارا سے نیچ ڈالنے کی صلاح ہوئی۔ ایک سمجھو سیٹھ تھے۔ انھیں بیل کی ضرورت تھی۔ اس بیل پر ان کی طبیعت لہرائی۔ دام کے لیے ایک مہینے کا وعدہ ہوا۔ چودھری بھی غرض مند تھے۔ گھاٹ کی کچھ پروانہ کی۔ سمجھونے نیا بیل پایا۔ منڈی لے گئے وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا۔ غریب جانور ابھی دم بھی نہ لینے پاتا کہ پھر جوت دیا۔ ایک دن چوتھے کھیوے میں سیٹھ جی نے دونا بوجھلا دا۔ بیل جگر توڑ کر چلا۔ سیٹھ کو جلد گھر پہنچنے کی فکر۔ کئی کوڑے بے دردی سے لگائے۔ بیل زمین پر گر پڑا اور ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھا۔ سیٹھ نے وہیں رت جگا کرنے کی ٹھان لی۔ اپنی دانست میں وہ جا گئے رہے مگر جب پوہ پھٹی تو دیکھا کہ نہ بیلوں والی ٹھیلی تھی نہ اس کا سامان۔ سر پیٹ لیا۔ صبح کو بہ ہزار خرابی گھر پہنچ۔ اس واقعے کوئی ماہ گزرنے۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلانے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔

بحث مبارکہ ہوتا ہا۔ مجادلے کی نوبت آپنی۔ چند معزز لوگوں نے پنچایت کا مشورہ دیا۔ دونوں مائل ہو گئے۔

تیسرا دن اسی سایہ دار درخت کے نیچے پھر پنچایت بیٹھی۔ رام دھن مصربو نے کہا۔ بولو چودھری! کن کن آدمیوں کو پیچ بنا تے ہو؟ الگو نے جواب دیا ”سمجھو سیٹھ ہی چن لیں۔“ سمجھو سیٹھ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں شیخ جمن کو چتنا ہوں۔ الگو نے جمن کا نام سناتا کلیجہ دھک سے ہو



گیا۔ شیخ جمن کو اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس ہوا تو اس نے سوچا کہ خدا کے حکم میں میری نیت کو مطلق خل نہ ہونا چاہیے۔ پنچاہیت شروع ہوئی۔ فریقین نے اپنے حالات بیان کیے۔ جمن نے اپنا فیصلہ سنایا ”سمجو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے۔ جس وقت بیل ان کے گھر آیا اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اگر قیمت اسی وقت دے دی گئی ہوتی تو سمجھو اسے واپس لینے کا ہرگز تقاضا نہ کرتے۔“ یہ فیصلہ سننے ہی چودھری پھولے نہ سامائے۔

ایک گھنٹے کے بعد جمن شیخ الگو کے پاس آئے اور ان کے گلے لپٹ کر بولے۔ ”بھیا! جب تم نے میری پنچاہیت کی میں دل سے تمہارا دشمن تھا۔ مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچاہیت کی مند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔ انصاف کے سوا سے کچھ نہیں سوجھتا۔“ الگو نے گلے، دل صاف ہو گئے۔ دوستی کا مر جھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

اقتباسات کی تشریح

اقتباس نمبر 1

بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، خوبی تقدیر کوئی اس طرف مائل نہ ہوا۔ کسی نے تو یوں ہی ہاں ہوں کر کے ٹال دیا؛ کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا۔ چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی۔ لاثی پٹک دی اور دم لے کر کھا۔



سیاق و سبق:

الگو چودھری اور شیخ جمن میں دوستی تھی اور دونوں کی دوستی کا آغاز شیخ جمن کی سعی سے تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہوا۔ جمن نے سبز باغ دکھا کر بوڑھی خالہ کی جائیداد ہتھیا لی۔ خالہ نے پنچاہیت کا سہارا لیا۔ تشریح طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔ بعد کے سبق میں سر شیخ الگو بنا، اُس نے جمن کے خلاف انصاف سے فیصلہ دیا۔ الگو اور جمن میں دشمنی ہو گئی۔ پھر الگو نے بیل سمجھو سیٹھ کو بیچا۔ وقت مقررہ پر سمجھو سیٹھ نے رقم ادا نہ کی۔ بالآخر معاملہ پنچاہیت تک پہنچا۔ اب جمن سر شیخ بنائے گئے جنہوں نے حق کے ساتھ فیصلہ سناتے ہوئے الگو کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس طرح دونوں کی دشمنی پھر سے دوستی میں بدل گئی۔

تشریح: شیخ جمن نے خالہ کی زمین ہتھیا نے کے بعد ان سے بدسلوکی کرنا شروع کی تو خالہ پر بیثان ہو گئیں۔ انہوں نے پہلے تو شیخ جمن کو احساس دلانے کی سعی کی لیکن جب اس نے کوئی توجہ نہ دی تو خالہ نے سماجی دباوڈا لئے کے لیے گاؤں کے لوگوں کو اپنی پہنچانہ شروع کی کہ میرے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ معاشرتی زندگی میں کسی بھی شخص کی طرف سے ہونے والی ناصافی یا بدسلوکی کو روکنے کا ایک طریقہ یہ ہی ہوتا ہے کہ اس کے ناپسندیدہ عمل کی تشبیہ کی جائے تاکہ وہ لوگوں کی ناپسندیدگی سے بچنے کے لیے یا لوگوں کی باتوں سے دب کر اپنی اصلاح کر لے کیونکہ کوئی شخص بھی یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اسے برا سمجھیں یا برا کہیں۔ اس کا ذکر اچھے الفاظ کی بجائے برے لفظوں میں کیا جائے۔ اسی سماجی رویے کو سامنے رکھتے ہوئے خالہ نے شیخ جمن کے کرتوت لوگوں کے سامنے رکھنا شروع کیے۔ بیچاری نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے دیکھ لی۔ سب کے سامنے روپیت کے دیکھ لیا لیکن ان کی بقدمتی کہ کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ ان کی آہ وزاری ان کا رونا دھونا بیکار گیا۔ لوگوں نے بوڑھی عورت کی باتوں کو اس قابل نہ سمجھا کہ اس کی دادرسی ہو سکتی۔ کوئی سن کے ہوں ہاں کر کے ٹال دیتا۔ تو کوئی اٹھا اس کے زخموں پر نمک چھڑکتا۔ ہمارے یہاں عام طور پر لوگ دوسروں کے مسائل میں الجھنے سے بچتے ہیں۔ تو دوسری طرف یہ رو یہ بھی عام ہے کہ جب وہ کسی شخص کو مصیبت میں دیکھتے ہیں تو اپنا غبار



نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب خالہ ہر طرف سے مایوس ہو گئی تو شیخ جمن کے دوست الگو کے پاس پہنچ گئی اور اپنی لاسی ایک طرف پلٹ کرتے اپنی کہانی سنائی اور کہا کہ الگو پنچاہیت میں اس کی طرف سے بیٹھے۔ یہ خالہ کے موقف کی سچائی تھی جس نے یہ نہ دیکھا الگو شیخ جمن کا دوست ہے اور خالہ کو یقین تھا کہ سچائی ہمیشہ جیتا کرتی ہے۔

اقتباس نمبر 2

پچھو! آج تین سال ہوئے، میں نے اپنی سب جائیداد اپنے بھائی جمن کے نام لکھ دی تھی، اسے آپ لوگ جانتے ہوں گے۔ جمن نے مجھے تاھیں حیات روئی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال پچھے میں تو میں نے ان کے ساتھ کسی طرح رو دھوکر کاٹے مگراب۔ مجھ سے رات دن کا رونا نہیں سہا جاتا۔ مجھے پیٹ کی روٹیاں تک نہیں ملتیں۔ بے کس بیوہ ہوں۔ تھانہ کچھری کرنہیں سکتی، سوائے تم لوگوں کے اور کس سے اپنا دکھ درد روؤں۔ تم لوگ جوراہ نکال دو، اس راہ پر چلوں، اگر میری بُرائی دیکھو، میرے منھ پر تھپٹاً مارو، جمن کی بُرائی دیکھو، تو اسے سمجھاؤ۔ کیوں ایک بے کس کی آہ لیتا ہے؟“

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	پنجاہیت	مصنف کا نام:	مشی پریم چند	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
جائزیاد	تاخین حیات	ساری زندگی	کچھری	بے کس	عدالت، انصاف گاہ	بے سہارا، بے بس	معانی	الفاظ	معانی

تشریح:

شرطی طلب اقتباس پچایت کے سامنے خالہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ خالہ پنچوں سے مخاطب ہو کر اپنا موقف بیان کرتی ہے کہ تین سال ہو گئے ہیں کہ میں نے اپنی جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی اور اس نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے زندگی بھر کھانا، کپڑا اور رہائش فراہم کرے گا لیکن وہ اپنے وعدے پر پورا نہیں اٹرا۔ حضور کا ارشاد ہے:

”جس کا عہد نہیں اس کا ایمان نہیں،“

وعدے کے ایفا کو یہ اہمیت اس لیے دی گئی کہ معاشرتی زندگی کے معاملات و عدلوں پر ہی چلتے ہیں۔ فرد کے فرد کے ساتھ، جماعت کے جماعت کے ساتھ، قوم کے قوم کے ساتھ ملک کے ملکوں کے ساتھ کیے ہوئے عہد یا وعدے ہی ان کے درمیان موجود تعلقات کی بقا کے ضامن ہوتے ہیں اگر کوئی بھی فریق وعدہ خلافی کرتا ہے تو اس کے اور دوسرے فریق کے معاملات گڑ بڑ ہو جاتے ہیں۔ خالہ نے پنجائیت میں شیخ جمن کی وعدہ خلافی کی دہائی اسی لیے دی کہ وہاں موجود لوگوں کو اس امر کا اندازہ ہو جائے کہ شیخ جمن کے اس روایے کے نتیجے میں خالہ پر کیا گزر رہی ہے۔ خالہ نے اس امر کی وضاحت بھی کی کہ میں نے چھ مہینے تو کسی نہ کسی طرح رو دھو کے گزار دیئے لیکن اب ہر وقت کارونا میرے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ مجھے اتنا کھانا بھی نہیں ملتا کہ اپنا پیٹ بھر سکوں۔ میرا کوئی سہارا تو ہے نہیں، یہوہ ہوں۔ اس قابوں بھی نہیں کہ اپنا مسئلہ عدالت لے کر جاؤں۔ پولیس اور پچھری کے چکر میں پڑنے کی نہ میری عمر ہے نہ بساط۔ میرے لیے یہی ممکن تھا کہ میں آپ لوگوں کے سامنے اسے دکھڑا روؤں، اپنا مسئلہ بیان کروں، اور تم لوگ کوئی ایسا راستہ نکالو جس پر میں چل سکوں۔ اگر تم لوگ دیکھو کہ میری غلطی ہے تو مجھے سزا دو اور اگر جمن غلطی پر ہے تو اسے سمجھاؤ کہ کیوں ایک یہوہ کی بد دعایت ہے۔ خالہ نے پنجائیت میں آ کر بڑے محل کے ساتھ اپنا موقف بیان کیا اور شیخ جمن کو برا بھلا کئے کے بجائے عاجزانہ انداز اختیار کیا کہ وہ کیوں یہوہ کی بد دعایت ہے۔

اقتدار نمبر ۳

”بھیا! جب سے تم نے میری پنچایت کی ہے۔ میں دل سے تمہارا شمن تھا مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مند پر بیٹھ کرنے کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور شمن۔ انصاف کے سوا اور اسے کچھ نہیں سو جھتا۔“



الگورونے لگے، دل صاف ہو گئے، دوستی کا مر جھایا ہوا رخت پھر سے ہرا ہو گیا۔ اب وہ چالوں کی زمین پر نہیں، حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔

مصنف کا نام: فتحی پرمچند **سبق کا عنوان:** پنچايت

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مند	تازہ ہونا، سرسزرو شاداب ہونا	کری	ہرا ہونا
عدم	دشمن	عدل	عدو
النصاف			

ترجمہ: انسان گروہی زندگی گزارنے پر مجبور ہے اس کی ضروریات کی نوعیت ایسی ہے کہ وہ تنہارہ کر انھیں پورا نہیں کر سکتا۔ انسان کے مل جل کر رہنے کے نتیجے میں ایک انسان کے دوسرا انسان سے مختلف نوعیت کے رشتے تشکیل پاتے ہیں جن میں سے ایک نہایت اہم رشتہ دوستی کا رشتہ ہے۔ شیخ جمن اور الگو آپس میں دوست تھے۔ لیکن جب پنچايت میں انصاف کی بات آئی تو الگو نے دوستی کے بجائے انصاف کے راستے کا انتخاب کیا۔ دونوں کی دوستی ختم ہو گئی اتفاقاً الگو کا ایک مسئلہ پنچايت میں آگیا اس مرحلے پر شیخ جمن نے بھی انصاف کا دامن نہ چھوڑا۔ یوں شیخ جمن کا دل الگو کی طرف سے صاف ہو گیا۔ اس نے الگو سے اپنے دل کی بات کی اور کہا کہ جب سے تم نے میرے خلاف فیصلہ کیا تھا تو میں دل سے تمہارا دشمن ہو گیا تھا کہ تم نے اتنی پرانی دوستی کا خیال نہ کیا اور خالہ کے حق میں فیصلہ دے دیا لیکن آج جب میں خود انصاف کی مند پر بیٹھا ہوں تو مجھے اندازہ ہوا ہے۔ منصف کسی کا دوست یاد نہیں ہوتا۔ معاشرتی زندگی میں عدل و انصاف کی بڑی اہمیت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”عدل سے کام لیا کرو چاہے اس میں تمہارا یا تمہارے قریب لوگوں کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔“

حضور نے فرمایا:

”یاد رکھو گزشتہ امتیں اسی لیے بر باد ہوئیں کہ وہ عام لوگوں کو تو سزادے دیتے تھے لیکن پارسون خ افراد کو کچھ نہیں کہتے تھے۔“

معاشرتی زندگی کے معاملات میں عدل و انصاف فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف فتحی پرمچند ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ مند انصاف پر بیٹھنے والے شخص کو اپنا پر ایاد و سوت دشمن یا امیر غریب نہیں دیکھنا ہوتا انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات شیخ جمن کو اس وقت سمجھ آئی جب خود انہوں نے فیصلہ کیا۔ شیخ جمن کی بات سن کر الگو کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ دونوں کے دل صاف ہو گئے اور وہ پرانی دوستی جو غلط نہیں کی بنیاد پر ٹوٹ گئی تھی اس کی تجدید ہو گئی۔ اب دوستی کا رشتہ کسی بھی طرح کی چال بازی پر نہیں بلکہ انصاف اور سچائی کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔

سوالات

سوال: 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(ب) جن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟ (بڑا 2016ء)

جواب: جن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز اس زمانہ میں ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جعراۃ کے روبروز انوئے ادبہ کرتے تھے۔

(ب) شیخ جمن کی بیوہ خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجڑی کے بعد خالہ سے کیا سلوک تھا؟

جواب: شیخ جمن کی بیوہ خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجڑی شیخ جمن کے نام ہو جانے کے بعد شیخ جمن نے بوڑھی خالہ کی خاطر داریاں ختم کر دیں۔ خالہ کی شکایت پر شیخ جمن بے اعتمانی سے پیش آیا۔



(ج) الگوچودھری کے پنج مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟

جواب: الگوچودھری کے پنج مقرر ہونے پر شیخ جمن اس لیے خوش تھا ایکوں کہ اس کی الگوچودھری کے ساتھ دوستی تھی اور جمن کے خیال میں تھا کہ الگوچودھری فیصلہ کرتے وقت دوستی کا خیال کرتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ سنائے گا۔

(د) الگوچودھری نے کیا فیصلہ دیا؟

جواب: الگوچودھری نے فیصلہ سنایا۔ ”شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراستھاری ہے۔ کھیتوں سے معقول منافع ہوتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کر دو۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ اگر تمہیں یہ منظور نہیں تو ہبہ نامہ منسون ہو جائے گا۔“

(ه) الگوچودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا رعل کیا تھا؟ (بود 2015ء)

جواب: جمن نے فیصلہ سننا اور سنائے میں آگیا۔

(و) الگوچودھری نے سمجھو سیٹھ کو نیل کیوں فروخت کیا؟

جواب: الگوچودھری نے میلے سے دونیل خریدے تھے۔ ایک نیل مر گیا۔ دوسرا اس کے کسی کام کا نہ تھا۔ اس کا جوڑا بہت ڈھونڈا گئرہ ملا۔ ناچار اسے بیچنے کی صلاح ہوئی۔

(ز) سمجھو سیٹھ نے الگوچودھری سے خریدے ہوئے نیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو سیٹھ نیل کو منڈی لے گئے۔ وہاں کچھ سوکھا نہیں ڈال دیا اور غریب جانورا بھی ڈم بھی نہ لینے پاتا تھا کہ پھر جوت دیا۔ میں بھر میں بیچارے کا کچور نکل گیا۔ یکے کا جواد یکھتے ہی بے چارے کا ہاؤ چھوٹ جاتا؛ ایک ایک قدم چلانا دو بھرتا، ہڈیاں نکل آئی تھیں، لیکن اصل جانور، مار کی تاب نہ تھی۔ ایک دن چوتھے کھیوے میں سیٹھ جی نے دونا بوجھ لادا، دن بھر کا تھکا جانور، پیر مشکل سے اٹھتے تھے۔ اس پر سیٹھ جی کوڑے رسید کرنے لگے۔ نیل جگر توڑ کر چلا۔ کچھ دور دوڑا۔ چاہا کہ ذرا دم لے، اوہ سیٹھ جی کو جلد گھر پہنچنے کی فکر، کئی کوڑے بے دردی سے لگائے۔ نیل نے ایک بار پھر زور لگایا، مگر طاقت نے جواب دے دیا۔ زمین پر گر پڑا اور ایسا گرا کہ پھرنا نہ اٹھا۔

(ح) الگوچودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون ساتھ اپنی خصائص کے سامنے پیش کیا؟

جواب: الگوچودھری اور سمجھو سیٹھ نے نیل کا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا۔

(ط) شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا؟

جواب: شیخ جمن کو اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس تھا۔ اس نے انصاف کے اصولوں کو پورا کیا۔

سوال: پرمیم چند کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: پرمیم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔

سوال: پرمیم چند کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: پرمیم چند ہندوستان کے ضلع بنارس کے ایک گاؤں ملہی میں پیدا ہوئے۔

سوال: پرمیم چند کس تنظیم کے پہلے صدر تھے؟

جواب: انجمن ترقی پسند مصنفین (1936)۔

سوال: پرمیم چند کی تحریروں کا بنیادی موضوع کیا ہے؟

جواب: پرمیم چند نے اپنی تحریروں میں ہندوستان کے دیہات میں بنسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کا میانی کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ ان کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفیاتی مطالعہ اور مشاہدہ ہے۔



سوال: پریم چند کے افسانوں کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: ان کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے اور ان کی زبان سادہ ہے۔

سوال: پریم چند کا شمارکس ادبی حلقة میں ہوتا ہے؟

جواب: پریم چند کا شمارکس ادبی حلقة میں ہوتا ہے۔ وہ ترقی پسند ادیب تھے۔

سوال: افسانہ پنچایت کے کرداروں کے نام لکھیں؟

جواب: جمن شیخ، الگو چودھری، سمجھو سینہ، رام دھن مصري، فہیمن، چودھرائی، بوڑھی خالہ، سیٹھانی، شیخ جمراتی۔

سوال: جمن اور الگو کا باہمی تعلق کیا تھا؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا ایارا نہ تھا۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔

سوال: جمن شیخ کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب: شیخ جمراتی۔

سوال: الگو کے والد کا استاد کے بارے میں کیا مقولہ تھا؟

جواب: وہ کہا کرتے، استاد کی دعا چاہیے، جو کچھ ہوتا ہے، فیض سے ہوتا ہے۔

سوال: خالہ نے پنچ کے انصاف کرنے کو کون الفاظ میں بیان کیا؟

جواب: پنچ کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ پنچ کے منہ سے جوبات نکلتی ہے، وہ اللہ کی طرف سے نکلتی ہے۔

سوال: جمن شیخ کے پنچ مقرر ہونے پر سمجھو سینہ کیوں خوش تھا؟

جواب: الگو نے جمن شیخ کے خلاف فیصلہ نیا کیا تھا۔ اب الگو کے خلاف جمن شیخ کے پنچ مقرر ہونے پر سمجھو سینہ خوش تھا کہ جمن بدله لے گا اور اس کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

سوال: الگو نے استاد کی کس طرح خدمت کی؟

جواب: الگو نے استاد کی بہت خدمت کی، خوب رکابیاں ماجھیں، خوب پیالے دھوئے، استاد کا حلقہ دم نہ لینے پاتا تھا۔

سوال: جمن پرتازیانے کے بے دریغ استعمال نے کیا رنگ دکھایا؟

جواب: اسی کا فیض تھا کہ آج جمن کی قرب و جوار کے مواضعات میں پر شہ ہوتی تھی۔

سوال: خالہ کے پنچایت جانے پر جمن شیخ کیوں شکاری کی طرح بنسا تھا؟

جواب: پنچایت کی صدائکس کے حق میں اٹھے گی؟ اس کے متعلق شیخ جمن کو اندیشہ نہیں تھا۔ قرب و جوار میں ایسا کون تھا جو ان کا ممنون نہ ہوا اور ان کی دشمنی مول لے سکے۔ آسمان سے فرشتوں نے تو پنچایت کرنے آنائیں تھا۔

سوال: الگو چودھری خالہ کے بلا نے پر پنچایت میں کیوں نہیں آنا چاہتے تھے؟

جواب: خالہ کا جمن شیخ سے تنازع معاہ تھا۔ الگو جمن کے گھرے دوست تھے اور اس سے بگڑنا نہیں چاہتے تھے۔

سوال: خالہ کی جائیداد جمن شیخ کے نام لکھنے کے لئے عرصے بعد جھگڑا کھڑا ہوا؟

جواب: خالہ کی جائیداد جمن شیخ کے نام لکھنے کے سال چھ مہینے بعد ہی جھگڑا کھڑا ہو گیا۔

سوال: جمن نے خالہ سے کیا وعدہ کیا تھا؟

جواب: جمن نے خالہ کو تاحیات روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔



سوال: خالہ نے کتنا عرصہ روڈھوکر گزارا؟

جواب:- خالہ نے سال پچھے مہینے روڈھوکر کاٹے۔

سوال: جمن نے پنچاہیت میں خالہ کے بارے میں کیا بیان دیا؟

جواب:- جمن نے بتایا کہ وہ خالہ کی خدمت میں کوئی کمی نہیں رہنے دیتے۔ ہاں اس کی بیوی اور خالہ میں ان بن رہتی ہے۔ خالہ کو ماہوار روپی نہیں دے سکتے۔

سوال: الگو چودھری کو جرح کرنے میں کیوں مہارت حاصل تھی؟

جواب:- الگو کو آئے دن عدالت سے واسطہ رہتا تھا۔ قانونی آدمی تھے۔

سوال: سیٹھانی نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا سیاسی بیان دیا؟

جواب:- سیٹھانی نے کہا کہ الگو (الگو) نے ایسا منہوس بیل دیا کہ سارے جنم کی کمائی لٹ گئی۔

سوال: الگو نے سمجھو یہ کونسل کتنے روپے میں فروخت کیا؟

جواب:- ڈیرہ سورہ پے۔

سوال: قیمت مانگنے پر الگو سے کیا سلوک ہوتا؟

جواب:- سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلانے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔ دھوکا باز قرار دیتے کہ مردہ اور منہوس بیل دیا تھا۔ صبر نہیں ہوتا تو دو مہینے کے لیے ہمارا بیل لے جاؤ۔

سوال: الگو چودھری کے قیل کس نسل کے تھے؟

جواب:- پچھائیں نسل کے خوبصورت بیل تھے۔

سوال: جمن شخ نے کیا فیصلہ دیا؟

جواب:- سمجھو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے۔ جس وقت بیل ان کے گھر آیا، اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

سوال: جمن نے شخ کی کیا خوبی بیان کی؟

جواب:- پنچاہیت کی مند پیٹھ کرنے کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن۔ انصاف کے سوا سے اور پچھنیں سو جھتا۔

سبق کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) جمن شخ اور الگو چودھری میں بڑا..... تھا۔ (یارانہ)

(ب) جمن جب جج کرنے گئے تھے تو..... الگو کو سونپ گئے تھے۔ (اپنا گھر)

(ج) ان کے باپ..... کے آدمی تھے۔ (پرانی وضع)

(د) شخ جعرا تی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں..... کے زیادہ قائل تھے۔ (تازیانے)

(ر) جمن نے وعدے وعید کے..... دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرا لی تھی۔ (بزرگان)

(ہ) خالہ جان اپنے..... کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔ (مرنے)

(و) بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو..... کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا کھی۔ (گریہ وزاری)

(ز) شخ جمن کو بھی اپنی..... ذمے داری کا احساس ہوا۔ (عظم الشان)

(ح) دوستی کا..... درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔ (مر جھایا ہوا)



۳۔ سبق کو مد نظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

- ✓ (الف) الگو جب کبھی باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ جاتے۔
 - ✗ (ب) الگو کے باپ نئے انداز کے آدمی تھے۔
 - ✗ (ج) الگو کی ایک بوڑھی، بیوہ خالہ تھیں۔
 - ✓ (د) کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں۔
 - ✗ (ه) جمن نے بڑھیا کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔
 - ✗ (و) شخچ جمن اپنی خالہ کو ماں کے برابر سمجھتے تھے۔
 - ✗ (ز) الگو قانونی آدمی نہیں تھے۔
 - ✓ (ح) ایک ایک سوال جمن کے دل پر ہٹھوڑے کی طرح لگتا تھا۔
 - ✗ (ط) پنچایت کے ایک ہفتہ بعد ایک بیل مر گیا۔
 - ✓ (ی) سمجھو سیٹھ منڈی سے تیل نمک لا دکر لاتے اور گاؤں میں بیچتے تھے۔
 - ✗ (س) رام دھن نے پہلا نام جمن کا سنا تو کلیج دھک سے ہو گیا۔
 - ✗ (ص) شخچ جمن کو پنج بن کر اپنی ذمے داری کا احساس نہ ہوا۔
- ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

ساجھا، زانوئے ادب تکرنا، وضع، رفتہ رفتہ، صلح پسند، تاحیین حیات، پنج (جواب کے لیے دیکھیے الفاظ معانی)

مندرجہ ذیل الفاظ کی مؤنث لکھیں۔

مؤنث	لفظ	مؤنث	لفظ
چودھرائی	چودھری	شیخانی	شیخانی
گائے			بیل
چودھرائی		شیخانی	سیٹھ

۵۔ اعراب کی مدد سے تلقظ واضح کریں۔

زانوئے ادب۔ وضع۔ تحصیل علم۔ فروگزاشت۔ پرسش۔ تصفیہ۔ رسوخ۔ منطق۔ تحکمانہ۔ مباحثہ

زانوئے ادب	وضع	تحصیل علم	فروگزاشت
مباحثہ	منطق	تحکمانہ	رسوخ

۶۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: دیکھئے خلاصہ۔

۷۔ عبارت کی تشریح کریں۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔

”بھیا! جب سے تم نے حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔“

جواب: دیکھئے تشریح۔



۹۔ ذیل میں مختلف محاوروں کو دووجملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ درست استعمال کے آگے (x) کا نشان لگائیں۔

- | | | |
|--|---|---|
| <input checked="" type="checkbox"/> (x) | (الف) اکرم نے مجھے مٹان میں اپنے بزرگ باغ دکھائے۔
<input checked="" type="checkbox"/> (ب) سیاسی لوگ بزرگ باغ دکھائے کروں کو لوٹتے ہیں۔ | (i) بزرگ باغ دکھانا:
<input checked="" type="checkbox"/> (الف) سعد نے میرے بازو کے زخم پر نمک چھڑکا تو میری چینیں نکل گئیں۔
<input checked="" type="checkbox"/> (ب) آپ میرے زخم پر نمک چھڑکنے کی بجائے میری مدد کریں۔ |
| <input checked="" type="checkbox"/> (ii) زخم پر نمک چھڑکنا:
<input checked="" type="checkbox"/> (الف) انس ب میرے سوال پر بغلیں جھانکنے لگا۔
<input checked="" type="checkbox"/> (ب) کسی کی بغلیں جھانکنا بری بات ہے۔ | (iii) بغلیں جھانکنا:
<input checked="" type="checkbox"/> (الف) انس ب میرے سوال پر بغلیں جھانکنے لگا۔
<input checked="" type="checkbox"/> (ب) کسی کی بغلیں جھانکنا بری بات ہے۔ | |

کیشر الامتحانی سوالات

- | | |
|---|--|
| ۱۔ پریم چند کا اصل نام تھا۔
(A) دھپت رائے
(B) کرشن
(C) پرتوی راج
(D) بنا رخان | ۲۔ پریم چند ضلع بنارس کے گاؤں میں پیدا ہوئے۔
(A) رام پور
(B) ملہی
(C) کرشن
(D) بنا ری |
| ۳۔ پریم چند کے والدشی عجائب لال ملازم تھے۔
(A) ریلوے میں
(B) پولیس میں | ۴۔ پریم چند نے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔
(A) 1898ء میں
(B) 1900ء میں
(C) 1905ء میں
(D) 1910ء میں |
| ۵۔ پریم چند نے 1919ء میں بی۔ اے کیا۔
(A) علی گڑھ سے
(B) لکن یونیورسٹی سے
(C) الہ آباد یونیورسٹی سے
(D) آکسفورڈ سے | ۶۔ 1936ء میں انجمانِ ترقی پسند مصنفین کے اجلاس کی صدارت کی۔
(A) پہلے
(B) دوسرے
(C) تیسرا
(D) چوتھے |
| ۷۔ پریم چند نے اپنی تحریروں میں مسائل بیان کیے۔
(A) طباء کے
(B) عورتوں کے
(C) بزرگوں کے
(D) مزدوروں اور کسانوں کے | ۸۔ مشی پریم چند کا شمار ہوتا ہے۔
(A) افسانہ نگاروں میں
(B) ڈرامہ نگاروں میں
(C) نثر نگاروں میں
(D) غزل گو شعرا میں |
| ۹۔ مشی پریم چند نے افسانوں کے علاوہ لکھے۔
(A) ڈرامے
(B) ناول
(C) قصیدے
(D) مرثیے | ۱۰۔ جن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا تھا۔
(A) جلاپا
(B) حمد
(C) یارانہ
(D) دوستانہ |



- 11- الگو کے والدآدمی تھے۔
 (A) پرانی سوچ کے (B) پرانی وضع کے
 (C) نگذہن کے (D) وسیع ذہن کے
- 12- الگو کے والدکو تعلیم کی نسبت زیادہ بھروسہ تھا۔
 (A) تدرستی پر (B) وسیع انظری پر
 (C) قدامت پسندی پر (D) استاد کی خدمت پر
- 13- بڑھی بیوہ شیخ جمن کی تھی۔
 (A) حالہ (B) پڑوسن
 (C) پھوپھی (D) چھپی
- 14- جمن آدمی تھا۔
 (A) انصاف پسند (B) صلح پسند
 (C) امن پسند (D) ترقی پسند
- 15- شیخ جمن کو کامل اعتماد تھا اپنی طاقت، رسوخ اور
 (A) منطق پر (B) سوچ پر
 (C) تدرستی پر (D) عقلمندی پر
- 16- خالہ نے کہا: ”بیٹا! کیا بگاڑ کے ڈر سے بات نہ کہو گے؟“
 (A) انصاف کی (B) عدل کی
 (C) امن پسند (D) منطق پر
- 17- شام کو پنچایت بیٹھی۔
 (A) چھت کے نیچے (B) پیڑ کے نیچے
 (C) بندے کا (D) اللہ کا
- 18- نیچ کا حکم ہوتا ہے۔
 (A) اللہ کا (B) بندے کا
 (C) چھت کے نیچے (D) برآمدے میں
- 19- نیچ کے منہ سے جوبات نکلتی ہے وہ نکلتی ہے۔
 (A) انسانوں کی طرف سے (B) حکومت کی طرف سے
 (C) لوگوں کی طرف سے (D) اللہ کی طرف سے
- 20- الگو کو آئے دن واسطہ رہتا تھا۔
 (A) تعلیم سے (B) عدالت سے
 (C) حکومت سے (D) بچوں سے
- 21- الگو آدمی تھے۔
 (A) انصاف پسند (B) قانونی
 (C) صلح پسند (D) امن پسند
- 22- الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں۔
 (A) دشمنی نے (B) فیصلے نے
 (C) انصاف نے (D) عدل نے
- 23- جمن کے دل سے خیال دور نہ ہوتا تھا۔
 (A) دوست کی وفاداری کا (B) دوست کی دشمنی کا
 (C) دوست کی غداری کا (D) دوست کی انصاف پسندی کا
- 24- الگو پودھری پچھلے سال میلے سے لائے۔
 (A) ایک بیل (B) دو بیل
 (C) تین بیل (D) چار بیل



- ایک بیل مرگیا پنچاہیت کے۔ - 25
 (D) دو سال بعد (C) ایک سال بعد (B) ایک ہفتہ بعد (A) ایک مہینا بعد
- الگوچودھری نے اپنے ڈنٹے سے چودھرائیں کی داد دی۔ - 26
 (D) بذریانی کی (C) خلوص کی (B) شیریں بیانی کی (A) شعلہ بیانی کی
- الگوچوب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جملائے ہوئے کتوں کی طرح
 (D) بھاگ جاتے (C) چڑھ بیٹھتے (B) پل پڑتے (A) دوڑ پڑتے - 27
- ہاتھ دھولینا آسان کام نہ تھا۔ - 28
 (D) تین سوروپ سے (C) دوسروپ سے (B) ڈریڈھ سوروپ سے (A) سوروپ سے
- پریم چند کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں رہتی ہے۔ - 29
 (D) ماتحت (C) غالب (B) کمتر (A) بلندتر
- مشی پریم چند کی تحریروں کی بنیاد ہے۔ - 30
 (D) تینوں (C) مطالعہ اور مشاہدہ (B) نفیاتی مسائل (A) معاشرتی مسائل
- ناول میدانِ عمل، بازارِ حسن اور گنو دان کو زیادہ ملی۔ - 31
 (D) بدنامی (C) عزت (B) دولت (A) شہرت
- جن شیخ اور الگوچودھری کو ایک دوسرے پر کامل تھا۔ - 32
 (D) فخر (C) اعتقاد (B) یقین (A) بھروسہ
- جن کے والد کا نام تھا۔ - 33
 (D) شیخ جعراتی (C) شیخ زاہد (B) عبدالسلام (A) شیخ امین
- جن کے والد کو زیادہ بھروساتھا۔ - 34
 (D) اپنے آپ پر (C) استاد کی خدمت پر (B) حقوق العباد پر (A) خدمتِ خلق پر
- استاد کی دعا چاہیے، جو کچھ ہوتا ہے۔ - 35
 (D) فیض سے ہوتا ہے (C) کرامت سے ہوتا ہے (B) علم سے ہوتا ہے (A) دولت سے ہوتا ہے
- شیخ جعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں زیادہ قائل تھے۔ - 36
 (D) تازیانے کے (C) محنت کے (B) ظلم کے (A) پیار کے
- شیخ جمن کی خالہ کا کوئی نہ تھا۔ - 37
 (D) رشتہ دار (C) وارث (B) بھائی (A) بیٹا



- 38- جن نے خالہ اماں سے ملکیت اپنے نام کرائی۔
 (A) پیسے دے کر (B) سبز باغ دکھا کر (C) لائق دے کر (D) زبردستی
- 39- جن کی الہمیہ کا نام تھا۔
 (A) نرین (B) بی فاطمہ (C) بی فہمین (D) بی شبرا تان
- 40- خالہ جان بات نہ نہ سکتی تھیں۔
 (A) اپنے جیسے کی (B) اپنے غم کی (C) اپنے بڑھاپے کی (D) اپنے مرنے کی
- 41- خالہ جان جامے سے باہر ہو کر حکمی دیتی تھیں۔
 (A) مرنے کی (B) کنویں میں چھلانگ لگانے کی (C) زہر کھانے کی (D) پنچایت کی
- 42- بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں گریز ای کرنے میں کوئی اٹھانہ رکھی۔
 (A) ضرورت (B) کسر (C) حاجت (D) مجبوری
- 43- منشی پریم چند سکول میں مدرس ہوئے۔
 (A) مڈل کے بعد (B) میٹرک کے بعد (C) ایف۔ اے کے بعد (D) بی۔ اے کے بعد
- 44- منشی پریم چند کا ملازمت کے ساتھ ساتھ سلسلہ جاری رہا۔
 (A) شکار کا (B) شکار کا (C) کھیل تماشے کا (D) شعرو شاعری کا
- 45- منشی پریم چند نے ملازمت سے استعفی دیا۔
 (A) 1921ء میں (B) 1922ء میں (C) 1923ء میں (D) 1924ء میں
- 46- منشی پریم چند نے واقعات اور حقائق کو موضوع بنایا کرتھریدوں میں رنگ بھرا۔
 (A) علاقائی (B) مقامی (C) دیہاتی (D) بین الاقوامی
- 47- منشی پریم چند کے افسانوں کے کرداروں میں پایا جاتا ہے۔
 (A) فرق (B) تغیر (C) تنوع (D) تضاد
- 48- رام دھن مصر نے کہا: ”قیمت کے علاوہ ان سے لیا جائے۔“
 (A) بدل (B) توان (C) جرمانہ (D) سونا
- 49- پنچایت کی مند پر بیٹھ کرنے کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ
 (A) بھائی (B) بھائی (C) رشتہ دار (D) دشمن
- 50- دوستی کا مر جھایا ہوا درخت پھر سے ہو گیا۔
 (A) ہڑا (B) ہرا (C) سفید (D) سرخ



جوابات

جواب	نمبر شار						
B	4	C	3	B	2	A	1
A	8	D	7	A	6	C	5
D	12	B	11	C	10	B	9
C	16	A	15	B	14	A	13
B	20	D	19	A	18	B	17
B	24	C	23	B	22	B	21
B	28	C	27	B	26	A	25
C	32	B	31	D	30	C	29
C	36	D	35	C	34	D	33
D	40	B	39	B	38	C	37
A	44	B	43	B	42	D	41
B	48	C	47	B	50	D	49

Free IIm .Com